

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول لے

نمبر ۴۶ - جلد ۴ | لودیانہ ۱۶ نوامبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

اے دل ناداں نہ ہو غافل نشہ غفار سے | ورنہ سر ٹیکیگا تو اک دن در و دیوار سے

ہو رواں چشمۂ مسیح کے پہلوئے گوہربار سے | ایک غوطہ میں تو خالی ہو عصیاں کے آزار سے

ہو گیا معمور جہاں عیسیٰ کے دربار سے | کام کیا مجھکو اب زاہد تسبیح و زنار سے

کیا ہی بہتر ہے آدم و حوا نے یہ کشتی | دور تھے ہم [illegible] ہو دیدار سے

ایک ہی علیہاں قرباں ہوا ابن اللہ | یوں ملایا عاصیوں کو ایزد ستار سے

عاشقاں ذوالمنن کا دل نہ جانا چاہیئے | ورنہ تف اُس نسل پر ہو جو ہوا دوچار سے

نیستہ دل ہے جا گفتار سے یاک صاف | کام کا رہتا ہو کب شیشہ بھلا زنگار سے

کیوں گئے ہم دم بھٹے عیسیٰ کے الطاف سے | زیر کہ اسکو ہو نفرت رو و دل و مکار سے

لگ گئے جاناں مجھے جب آز در کہنہ دلا | تب مسیح آیا بچانے مجھکو اس خونخوار سے

لاکھ گر رنج و الم ہو تو بھی اے دل دیکھنا | تو نہ ہو ہرگز جدا الفت عیسیٰ جیسے یار سے

بیچ ورنہ زیست پہ داغ ہونا چاہیئے | کب صدا بلبل کی آتی ہی سدا گلزار سے

خیمہ سا خاکی ہمارا گھر اُجڑ جاویگا جب | حلۂ نوری ملیگی تب ہمیں دادار سے

ہو صدا قم باذنی اسکی ابھی پر اثر | ہو گئے مردے بھی زندہ بس فقط گفتار سے

الفت عیسیٰ کی دلکو ہے مرے ایسی کشش | جسطرح مجھ در ہو جاتے ہیں یار سے جار سے

حشر کو ہوگا تعلق جب خداوند وکریم | خنداں تیرا ہونگے نصاری کیجیو آثار سے

خود و بکر نہ ہونگے اور باندھ تیغ کلام | چاہیئے لڑنا ہمیں ابلیس آدم خوار سے

خوب ہنساؤ سلیم اور دو گرو کو ختم | اب بیگانا آج مجھکو حضرت غفار سے

غزل

عجب کچھ اِس جہان بے وفا کا کارخانہ ہی +
ہر اک تیرِ قضائے ناگہانی کا نشانہ ہی +

رواں ہی رات دن ملکِ عدم کا راستہ ایسا +
جسے دیکھو برابر ملکِ ہستی سے روانہ ہی +

غم و اندوہ کا دنیا میں ہی - آٹھوں پہر پہرا +
حوادث کی ہی چوکی - اور قضا کا اسمیں تھانہ ہی +

نہ کیونکر اہل دنیا - اس کے ہاتھوں سے ہوں سرگرداں +
برنگِ آسیا ہر وقت گردش میں زمانہ ہے +

وہ ایواں تھا جما جس میں کہ رنگِ جشنِ جمشیدی +
شغالوں کا ہی گھر - زاغ و زغن کا آشیانہ ہی +

ہوئی خواب و خیال اک آن میں دولت سب اہل فرحت +
کہاں دارا کی شوکت ہی - کہاں جم کا خزانہ ہی +

نورافشاں

صفائی حساب

—— آجکل مشتریان اخبار نورافشاں کے حساب کی صفائی ہو رہی اس لئے سب صاحبان مشتریان اخبار نورافشاں کی خدمت میں التماس ہی کہ جن جن صاحبوں کے ذمہ قیمت اخبار واجب الادا ہو براہ مہربانی جلد مرحمت فرماویں اور ہم کو خط خطوط لکھنے اور تقاضا کرنے کی نوبت نہ آنے دیں اور جن جن صاحبان کی خدمت میں بل بابت قیمت اخبار نورافشاں کے ارسال ہو چکے ہیں وے صاحب بھی جلد حساب کے صفائی کی طرف متوجہ ہوں +

—— سلطنت روم کی دھوکے بازیاں اب تمام سلطنتوں پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہیں کوئی سلطنت اب ایسی نہیں کہ سلطان روم کے

قول وفعل کا اعتبار کرے اور کوئی رحم دل آدمی یہہ نہیں کہہ سکتا کہ ترک عیسائی رعایا پر حکمرانی کرنے کے لایق ہیں کیونکہ جیسے جیسے ظلم بہ اعانت سلطان روم ترکوں نے عیسائیوں پر کئے ہیں ویسے ظلم کسی سرزمین پر نہیں ہوئے اور کسی مذہب میں ایسے ظلم وستم روا نہیں رکھے گئے۔ چنانچہ اس ہفتہ میں ہمنے ایک انگریزی اخبار میں ترکوں کے ادنی ظلم کی ایک تصویر چھپی ہوئی دیکھی جس میں دکھایا گیا ہے کہ چند کس عیسائی درختوں سے بندھے ہوئے لٹک رہے ہیں اور نیچے اُن کے آگ جل رہی ہے پیر اُن کے جل کر بھسم ہو گئے ہیں چہروں پر مردنی چھا رہی ہے قریب ہے کہ اسیطرح تڑپ تڑپ کر اُن کے دم نکلجاویں +

اُسی اخبار میں ہمنے یہہ بھی دیکھا کہ ترک اس سے بھی زیادہ ظلم عورتوں پر کرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھہ نہایت ہی بے رحمی سے پیش آتے ہیں +

دیکھو سلطنت روم نے کیسی دھوکھے بازی کے ساتھہ ہفتہ گذشتہ میں چند شہروں پر قبضہ کر لیا یعنے حسب فہمایش سلاطین دیگر باغیوں کے ساتھہ یہہ اقرار کیا کہ ہمکو چھہ ماہ کی مہلت دینی چاہیے جس پر روس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ بجائے چھہ ماہ کے چھہ ہفتہ کی مہلت ہونی واجب ہے سلطان روم نے ۲۰ اکتوبر کو یہہ امر قبول کیا مگر ۲۹ و ۳۰ اکتوبر کو باغیوں پر اچانک حملہ کیا گیا اور بڑے بڑے دو شہر اپنے قبضہ میں کر لئے۔ یہہ فعل شہنشاہ روس کو ناگوار گذرا فوراً اطلاع دیگئی کہ اگر یہہ گہنتہ کے اندر چھہ ہفتہ کی مہلت منظور ہو تو قبول کرو ورنہ تمام تعلقات توڑ دئے جائینگے اب اس پر سلطان روم نے پھر اقرار کیا ہے کہ ہم دو ماہ تک جنگ نہیں کرینگے +

تار برقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام یورپ کے سفیر روم میں جمع ہوں گے اور مشرقی معاملات پر غور کرینگے اب ہمکو یقین کامل ہے کہ اگر سلطان روم نے اِن سفیروں کے برخلاف کچھہ بھی کیا تو سلطنت روم کی خیر نہیں اور اِن کے جمع ہونے سے ترکوں کے ظلم بھی صاف صاف ظاہر ہو جاوینگے +

ایک آزاد شخص کہتا ہے کہ سلطنت روم اب بہت بیمار ہو گئی ہے اُس کے علاج کے واسطے کئی سلطنتوں سے ڈاکٹر آوینگے اور بیماری کی تشخیص کرینگے چنانچہ سلطنت انگلنڈ سے جناب لارڈ سالبری صاحب وزیر اعظم بھی بیمار سلطنت کے دیکھنے کے واسطے تشریف لیجاوینگے +

——ہمنے اس معاملہ کو کہ لودیانہ میں فقیر لوگوں کے برتن اُٹھا لیجاتے ہیں اچھے اور معتبر لوگوں سے دریافت کیا بلکہ ہمنے پولیس سے بھی پوچھا یہی جواب پایا کہ یہہ بات بالکل جھوٹھہ ہے اور کوئی شخص جو حکام سے عداوت رکھتا ہے ایسی باتیں جنکی کچھہ بھی بنیاد نہیں ہے اُڑاتا ہے اب کا رسپانڈنٹ کو وہ نور کو جو لودیانہ کے حالات لکھتا ہے مناسب ہے کہ اپنی تصدیق کے واسطے دو چار جگہہ کا نام لکھکر بتلاوے کہ فلاں فلاں جگہہ سے برتن فقیر اُٹھا کر لیگئے ہیں اور اگر اِس بات کا کچھہ ثبوت نہیں ہے تو ضرور اپنے لکھے کی تکذیب کرانی مناسب ہے ورنہ حکام پولیس جن کی اس میں غفلت اور بے انتظامی پائی جاتی ہے دعویٰ کر کے سزا دلوائینگے +

بقیہ مسیح پر ایمان رکھنے کا بیان

واسطے عفو گناہ کے مسیح پر توکل کرنیکا سبب۔ اُس خدا نے جس نے ابتدا میں طریقہ مغفرت کا مسیح پر ایمان لانے سے ظاہر کیا خواص اور جلال اُس بچانیوالے کے بھی پاک کتاب میں مندرج کئے جس سے ایمانداروں کے دل میں بنیاد توکل کے سبب قوی پیدا ہوں۔ یہی خدا کی گواہی مسیح کے جلال اور عظمت پر یسوعی ایمان کی بنیاد ہے۔ اور نجات کی باتیں ایسی صاف اور باقاعدہ معلوم ہوتی ہیں کہ کسی جگہہ اُن میں اشتباہ کی گنجایش نہیں جس دن سے گناہ نے دنیا میں دخل پایا اور انسان اپنے خالق کی نظر میں خطاکار اور غضب کا سزاوار ٹھہرا اُسی دن سے نجات کا وسیلہ بھی خدا نے ایسا ظاہر کیا جس سے آدم اور اُسکی اولاد اُس کی رحمت سے ناامید اور ہراساں نہ ہووے۔ بیبل کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح صرف انسان ہی نہ تھا بلکہ الوہیت بھی اُس میں تھی جو کلام ابتدا میں تھا وہ کلام خدا تھا اور ساری چیزیں اُس سے بنیں اور جو بنیں بغیر اُسکے ذریعہ کے نہیں بنیں بسبب اِس اصلی الوہیت کے جب خداوند یسوع مسیح زمین پر واسطے فدیہ گنہگاروں کے پیدا ہوا اگرچہ وہ اور طفلوں کی طرح صرف ایک طفل تھا اور مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بعد پیدایش طویلہ میں رکھا گیا لیکن اُسوقت خدا باپ نے فرشتوں کو فرمایا کہ اُس کی پرستش کریں اور سارے فرشتوں نے یوں پکارا کہ خدا کو آسمان پر جلال اور زمین پر امن اور انسان کو رضامندی۔ پھر پیدایش خداوند مسیح کی خبر چرواہوں کو دی کہ خدا ہمارے ساتھہ ہوا اِسی واسطے عمنوئیل نام رکھا گیا۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح



میں الوہیت بھی تھی اور اِسی واسطے نجات کے لئے اُسپر توکل سارے تا ب ایماندار وں کے دلوں میں مستقیم ہُوا اور سب نبیوں نے مثل شعیاہ اور دانیال کی بابت الوہیت مسیح کے خبر دی اور اُس کے کفارہ میں جان دینے پر یہہ بڑائی کی کہ اُس نے گناہ کو ختم کیا اور انسان کو رہائی بخشی۔ اور یسوع مسیح کی الوہیت واسطے کفارہ گناہ کے توکل کی بنیاد ہے کیونکہ اگر وہ خدا نہ ہوتا تو گناہ بخشنے کا اقتدار ہرگز نہ رکھتا۔ اِس مقدمہ میں خدا نے خود فرمایا ہے کہ خدا نے دنیا پر ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا پیارا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاوے فقط وہ خدا کا برہ ہے جو جہان کے گناہ لئے جاتا ہے اُسنے ہمارے گناہ اُٹھا لئے۔ کیونکہ وہ خدا بھی اور انسان بھی تھا غور کرو کہ اگر خدا ایسے شخص کو جیسا مسیح ہے مقرر کر کے صرف آسمان پر رکھ کے گنہگاروں کو اطلاع دیتا کہ اُسپر ایمان لاؤ گے تو تمہارا شفیع ہوگا اور اُس کی شفاعت گناہ کی مغفرت کے لئے مقبول ہوگی تو بھی ہر ایک کو لازم ہوتا کہ اُسپر ایمان لاوے۔ خدا نے اُسے صرف مقرر ہی نہیں کیا بلکہ زمین پر بھیجا اور اپنا رحم اور عدل دونوں ایک جگہہ میں ظاہر کئے۔ اگر مسیح صرف انسان ہی ہوتا اُس کا کفارہ معافی کل جہان کے لئے کافی نہ ہوتا۔ اور اگر وہ صرف الوہیت میں لوگوں پر خدا کی حمیت ظاہر کرتا تو عدل پورا نہ ہو سکتا۔ اسی واسطے خدا اور انسان کا متوسط ہوا جیسا کلام میں تذکرہ ہوا ہے کہ خداوند مسیح میں الوہیت تھی جسے آسمان کے فرشتے پرستش کرتے تھے یہہ بھی لکھا ہے کہ انسان گمراہ کے بچانیکے لئے اُس نے آکے جان دی۔ مسیح کی پیدائش سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُس میں ضرور الوہیت تھی کیونکہ اُس میں لکھا ہے کہ اُسنے فرشتہ کی صورت نہ پکڑی بلکہ ابراہیم کی اولاد میں پیدا ہوا تاکہ گنہگاروں کا نجات دہندہ ہووے۔ اِن دونوں خاصیت کا ہونا مسیح میں ضرور تھا تاکہ وہ خدا ہو کے خدا کا حق پہچانے اور انسان ہو کے انسان کی کمزوری پر رحم لاوے۔ اور یہی دو نوع خاصیت واسطے تقویت بنیاد توکل کے پاک کتابوں میں ذکر ہوئی ہیں اِس جگہہ میں لکھنا اُن کا ضروری نہیں۔ کلام کے پڑھنیوالوں کو آپ ہی معلوم ہوگا کہ مسیح میں یہہ دونوں خاصیت موجود تھیں اور اِسی واسطے وہ ہمارے لئے نجات دہندہ کامل اور واسطے عفو گناہ کے توکل اُسپر بخوبی ہو سکتا ہے۔ یہودیوں نے مسیح کے حق میں یہہ غلطی کی کہ وے اُسکو بادشاہ صاحب جلال الوہیت سے پر اُن کو دشمنوں سے چھڑانیوالا شجاعت میں بہادر انتظار کرتے تھے۔ اور مسیح برعکس خیال اُن کے کے مفلس آدمیوں کی صورت میں پیدا ہوا اور ہر ایک قسم کی تکلیف میں اُس نے اپنے آپ کو ڈالا۔ سامھنے پلاطوس کے حاضر ہوا گویا ساری دنیا کا منصف یعنے مسیح اُس بت پرست حاکم کے سامھنے انصاف کے لئے لایا گیا کیونکہ خدا نے ہمارے گناہ اُسپر ڈالے تھے۔ جب دوسرے گنہگار واجب القتل نے پلاطوس کے ہاتھ سے رہائی پائی تو اُس نے مسیح کے حق میں صلیب کا فتویٰ دیا یہہ سخت سزا جو مسیح پر وارد ہوئی ہمارے گناہوں کے سبب تھی۔ فی الحقیقت عدول حکمی ایسی ہی سزا کا تقاضا کرتی ہے جس سے ساری دنیا غارت ہووے اور یقیناً مسیح نے ایسی ہی سزا اُٹھائی جس سے ساری دنیا کو نجات ملے سزا کا بوجھ جو مسیح نے اُٹھایا ایسا سبک نہیں تھا کہ صرف انسانیت اُسے اُٹھا سکتی عدول حکمی کی سزا اُن فرشتوں سے بھی اُٹھائی نہیں گئی جو انسان سے طاقت اور لیاقت کئی درجہ زیادہ رکھتے تھے اُسی سزا میں وہ فرشتے عمدہ آرام آسمانی سے شیطان کی طرح دوزخ کے لایق ہوئے۔ پر خداوند مسیح نے اپنے جسم میں بسبب سنبھالنے اور تھامنے الوہیت کے وہ آسمانی غضب اُٹھایا اور خوشی سے اُس کو سہا لیکن تو بھی بوجھ اِس غضب کا اُسکے انسانی جسم پر بخوبی معلوم ہوا اور ایک بات سے جو ساری تکلیفوں سے زیادہ تر قوی تھی وہ گھبرایا۔ دیکھو اُسنے پلاطوس کے آگے واسطے رحم کے کچھ درخواست نہ کی اور جب یروسلم کی عورتیں اُسپر رونے لگیں تو اُس نے حلم سے اُن کو کہا کہ اپنے فرزندوں کے لئے رؤ مجھ پر نہ رؤ اور پھر بخوشی خود صلیب کو قبول کیا اور جیسے بھیڑ ہی بال کترنے والوں کے آگے چپ رہتی ہے ویسے ہی سارے دُکھ سہتا رہا لیکن جب خدا کا غضب اُسپر نازل ہوا اور خدا نے اپنی الوہیت کا چہرہ اُس سے جدا کر لیا تب مسیح چلایا کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں ترک کیا۔ اِس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح گنہگاروں کی نجات دینے میں کامل اور توکل اُس پر بجا اِس قدر صاحب جلال ہو کے ایسا پست بنا اور خدا کی رحمت سے یہہ بھی آشکارا ہے کہ اُس خدا نے ہم پر ایسا پیار کیا کہ اپنے اکلوتے اور پیارے بیٹے کو بھیجا تاکہ گنہگار اُسکے وسیلے سے نجات پاویں پس اُس کلام پر تکیہ نہ کرنا نہایت گناہ ہے اگرچہ تمہارے گناہ شمار میں بے حد ہیں تو بھی مسیح سے بخشش کے اُمیدوار ہو سکتے ہو۔ کیونکہ کوئی گناہ ایسا نہیں جسکو اُس کا خون صاف نہ کر سکے اور کوئی گناہ ایسا نہیں جسکا بدلہ اُسنے نہ دیا ہو اور کوئی سزا گناہ کی ایسی نہیں جو اُسنے نہ اُٹھائی ہو اور اُسکی نجات خدا کی مقرر کی ہوئی ہے۔ پس توکل کرو کہ اُسنے عدل کو پورا کیا اور شریعت کو عزت دی اور رحم کو ظہور میں لایا اور گناہوں کی سزا اپنے آپ پر

اُٹھائی اور خدا کے داد کی داد دی اور انسان ہو کے تمہاری کمزوریوں کو پہچانا اور خدا ہو کے تمہارے گناہ بخشنے پر قادر ہے۔ ایسا ہی ایمان اور ایسا ہی توکل دل شکستوں کو تسلی بخشتے ہیں اور گرے ہوئے انسان کو کھڑا کرتے ہیں ❋

ایک جگہہ توکل کی اور بھی ہے یعنے جب تم خیال کرو کہ اُسنے کس طرح ہمکو اِس نجات میں بلایا تو اُس کے کلام سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے لئے کچھ تیاری کی ضرورت ہے گنہگاروں سے راستبازی اُسنے طلب نہیں کی اور بگڑے ہوئے دلوں سے فرماں برداری اور نہ ایسی پاکیزگی اور نیکی جس کے کرنیکی طاقت تم میں نہیں ۔ سو اسطے حصول فائدہ نجات مسیح کے طلب ہوئی ہے دعوت سب کو ہے۔ وہ کہتا ہے جو کوئی پیاسا ہووے آوے اور اِس پانی کو بے قیمت مفت لیوے ۔ ابن آدم دنیا میں اِسی واسطے آیا ہے کہ جو بھولے ہوئے ہیں اُنکو ڈھونڈھے اور بچاوے اور سرکشوں کے لئے بخشش خرید کر دشمنوں کو خدا کی رحمت میں شامل کرے ۔ پس تم اگر اپنے آپ کو صرف بھولے ہوئے بندہ جانتے ہو اور کچھ طاقت بچنے کی نہیں رکھتے ہو تو مسیح کے پاس چلے آؤ اور اُسپر توکل کرو جس کو خدا نے تمہاری مغفرت کے لئے معیّن کیا ہے ۔ یہہ دعوت صرف یہودیوں کے لئے نہیں بلکہ ساری قوموں کے لئے جو آدم کی اولاد سے ہیں ۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ یہودیوں میں ایک عہدہ دار سردار کاہن ہوتا تھا جس کا یہہ کام تھا کہ اُس جانور کا خون جس کو لوگ اپنے گناہوں کے عوض قربان کرتے تھے لیکر ایک پاکترین جگہہ میں جو یہودیوں کی ہیکل میں تھی چھڑکا کرتا تھا اور شفیع ہو کے اُن گنہگاروں کی مغفرت کے لئے خدا سے دعا مانگتا تھا ۔ اِسی طرح خداوند مسیح ہمارا سردار کاہن ہوا جو بجائے خون جانور کے اپنا خون لیکر خاص اُس جگہہ میں جہاں خدا موجود ہے ہمارا شفیع بنکر ہمیشہ موجود ہے ۔ اب ہمیں چاہیے کہ اُسکے خون پر توکل کریں اور سمجھیں کہ ہماری شفاعت خدا کے حضور میں ہمیشہ کرتا ہے ۔ یہودیوں کا سردار کاہن صرف سال بھر میں ایک روز جو کفارہ کا دن تھا ہیکل میں جاتا تھا لیکن خداوند یسوع مسیح بعد مرگ جی کے ہمیشہ کے لئے اُس پاک جگہہ میں جہاں خدا ہے موجود ہے ۔ نبیوں نے اِس مقدمہ کی پیش خبریوں میں اکثر مقابلہ دونوں امر کا کیا ہے کہ مسیح ہمارا سردار کاہن ہے اور ہمارے لئے شفیع ہے ۔ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول کرواتا ہے اور جو برکات خدا کی طرف سے عنایت ہوتی ہیں بسبب اُسکی شفاعت کے ہیں ❋

اور مسیح سوائے کاہن کے ہمارا نبی بھی ہے جس کی تعلیم سے ہمارا دل روشن ہوتا ہے ۔ گناہ کے سبب خدا کا علم ہمارے دلوں میں سے جاتا رہا اور ابتدا میں آدم نے خدا بننے کی نیت پر گناہ کیا ۔ پس سزا اُسکی یہہ ہوئی کہ علم خدا کا بھی اُسکے دل سے جاتا رہا اب دوبارہ ساری باتیں جو خدا کی نسبت انسان کو جاننی لازم ہیں اور نجات کے لئے اُن سے واقف ہونا ضروری ہے اور توکل کے لئے بنیاد قوی ہو سکتی ہیں بوسیلۂ کلام مسیح ہمیں حاصل ہوئیں ۔ مسیح کا ایک نام کلام بھی ہے یعنے خدا کا کلام جس سے اُس نے اپنی مرضی انسان پر ظاہر کی اور جو پُرانی کتابیں لکھنیوالے نبیوں نے الہام سے لکھا اور جو انجیل مقدس میں مسیح کے حواریوں نے ہماری ہدایت کے لئے تحریر فرمایا یہہ دونوں ہی مسیح کے رو سے ہیں بلکہ جب کبھی کسی انسان کو خدا نے ہدایت کی یا خود خدا کسی آدمی کے ساتھ متکلم ہوا تو مسیح سے ہی تصور کرنا چاہیے ۔ مسیح نے اپنے آپ کو دنیا کا نور بھی کہا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میری پیروی کریگا تاریکی میں نہ چلیگا اور فی الحقیقت جو لوگ دل و جان سے مسیح کی پیروی کرتے ہیں وہ تاریکی میں نہیں چلتے ۔ ان باتوں پر اگر خدا کا کلام بطور گواہی کے لکھا جاوے بہت طول ہوتا ہے اسواسطے ہم نہیں لکھتے پڑھنیوالے آپ ہی مقابلہ کر کے دیکھ لیویں کہ مسیح موجب کتاب کے ہماری دانائی اور راستبازی اور پاکیزگی ہے اور توکل اُسپر واجب ۔ بدون کلام مسیح کے خدا کا علم اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ علت غائی مسیح کے آنے کی یہی ہے کہ گناہ کا کفارہ ہووے اور خدا کی مرضی ظاہر کرے اور نجات کی راہ گنہگار آدمیوں کے واسطے ایسی صاف بیان کرے جس سے یقین اور توکل ایسا ہو جاوے کہ ہرگز جنبش نہ کھا سکے ۔ حقیقت میں ہم انہیں باتوں کے محتاج بھی ہیں اور اگر احتیاج کے واقف بھی ہوویں تو سوائے مسیح کے اور کسی دوسری طرح تسلی پذیر نہیں ہو سکتے ❋

منقولات

عملداری انگلشیہ میں ہم کو کیا فائدے ہوئے ہیں

عملداری انگلشیہ میں ہم کو اِسقدر فائدے حاصل ہوئے کہ جس کا بیان کرنے سے ہماری زبان قاصر ہے اور قلم اُن کے بیانات کے لکھنے سے عاجز ہے تاہم پھر بھی جس جس بات کا ہمیں آرام ملا ہے گورنمنٹ کا شکور ہو کر اُن کا بیان کرنا واجبات سے ہے ۔ اور وہ باتیں ہر ایک پر عیاں ہیں ذرا سُنئے ❋





اول۔ سب سے بڑے درجے کا فائدہ تو ترقی علم ہے۔ جسکا بیان کرنے سے کئی دفتر سیاہ ہو جائیں اور پھر بھی پورا پورا بیان نہ ہو سکے۔ مگر میں کچھ تھوڑا مختصر کرکے اظہار شکریہ گورنمنٹ کے لئے لکھتا ہوں۔ یہہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ زمانہ سابق میں علم کی اِس قدر ترقی بالکل نہ تھی بلکہ ہزار میں شاید سو پڑھے لکھے ہوتے تھے۔ یہانتک علم کی قلت تھی کہ ایک دوسرے کو خط وغیرہ لکھوانے میں بھی خوشامد کرنے کی حاجت ہوتی تھی۔ (خواہ ہمارے بھائیوں نے قدرے قلیل پڑھ کر نوکری کرنے پر کمر کس لی اور اصل منشا گورنمنٹ کو نہ سمجھے کہ علم سے واقف ہو کر ذی لیاقت ہو جاویں گے اور اپنی معاشرت کے سامان و اسباب کو مثل تجارت وغیرہ کے بہ نسبت زمانہ سابق کے حال میں ترقی دیں گے) اب جدھر دیکھو ہزار ہا پڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور لطف یہہ ہے کہ صرف علم انگریزی ہی کی ترقی نہیں بلکہ جس علم کو دیکھو اُسکا یہہ ہی حال ہے۔ فارسی کے خواہاں ہو تو وہ بھی موجود ہے۔ اور عربی سنسکرت چاہو تو اُسکے سکھلانے والے بھی موجود ہیں۔ ہر ایک قصبہ شہر اور دیہات وغیرہ میں مدرسہ موجود ہیں اور تعلیم جاری ہے امتحان ہوتے رہتے ہیں لوگ نوکریاں اور انعام پاتے جاتے ہیں غرض شب و روز ترقی ہی ہوتی ہوئی نظر آتی ہے +

دویم۔ اِس سرکار دولت مدار ابد قرار کے عہد میں جابجا نہروں کے ہونے سے ہملوگوں کو کیسے کیسے فائدہ حاصل ہوئے ہیں۔ ایک دریا کو کاٹ کر کس قدر نہریں اور نالیاں جاری کر دی ہیں کہ صدہا شہر وغیں نہریں لہریں مار رہی ہیں۔ جس سے زراعت میں ترقی اور رونق اور سوائے اسکے اور بہت سے فائدے حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ اور انسان و حیوان بہت آرام اور چین سے بسر کرتے ہیں۔ برخلاف زمانہ سابق کے جسمیں مرہر کے پانی بدقت اور مشکل سے ہاتھ آتا تھا حیوانات اور زراعت تو ایک طرف بعض بعض مقام میں بیچارے آدمی تشنگی کے مارے تڑپ تڑپ کے مرجاتے تھے۔ ہم ایسے ایسے امورات رفاہ عام کے دیکھنے سے گورنمنٹ کا بدل و جان شکریہ ادا کرتے ہیں اور گورنمنٹ کو بڑے درجے کا رفاہ عام کنندہ سمجھتے ہیں +

سویم۔ سکھوں کی سلطنت کا تو کیا ذکر کرنا ہے بلکہ سلطنت اسلامیہ میں بھی ایسے ایسے فوائد حاصل نہیں ہوئے جو کہ زمانہ حال میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ دیکھئے کہ زمانہ سابق میں کئی دن میں آدمی لاہور سے امرتسر کو آتا تھا اور راستہ میں کیسی کیسی مشکلیں اور دقتیں اُٹھاتا تھا۔ کبھی چوروں کے ہاتھ سے لوٹا جاتا تھا۔ ہزار ہا خون ہو جاتے تھے۔ ڈاکو رہزنی کرتے رہتے تھے۔ اور ماسوائے اِن کے بہت سی ایسی دقتیں پیش آتی تھیں کہ جن کا بیان کرنے سے سوائے کاغذ کے سیاہ کرنے کے اور کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اب دیکھئے کہ ہماری رعایا پرور گورنمنٹ نے کیسی عمدہ سواری ریل کی بنا رکھی ہے جسمیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ ڈر ہے اور تکلّف یہہ کہ اُسکے ذریعہ سے آدمی ایک گھنٹہ میں لاہور سے امرتسر آسکتا ہے ہر ایک اسٹیشن پر جو چیز چاہو وہ موجود ہے خیر ریل تو علحدہ رہی اگر پیدل بھی چلے تو کچھ خوف و خطر نہیں ہر جگہہ ہر طرحکا آرام ہے سڑکیں کچی پکی موجود ہیں سیدھے چلے جاؤ راستہ پوچھنے کی حاجت نہیں اور جہانسے ایک سڑک دوسرے راستہ پر جاتی ہے وہاں تختی لگی ہوئی ہے جو راستہ بتاتی ہے۔ چار پانچ کوس پر تھانہ اور چوکی مقرر ہے جہاں مسافر آرام سے سکتا ہے۔ غرض رات کو تو ایسا صاف اور شفاف اور آئینہ سا بنا رکھا ہے کہ جو زمانہ سابق میں دیکھنا علیحدہ رہا کبھی سننے میں بھی نہ آیا تھا +

چہارم۔ اگر خیال کیا جاوے تو تار برقی سے بھی کیسے کیسے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کو آرام ملتا ہے۔ لاکھوں کوسوں کی خبر ایک پل میں لے لو۔ ہزار ہا کوس پر بیٹھ کر یار دوست آپس میں باتیں کر لو۔ بیوپار کے نرخ وغیرہ کا حال پوچھ لو۔ اگر کوئی نہایت ہی سخت مشکل ہو تو اپنے ہمدرد کو جو نظر نہیں آتا۔ اُسکے ذریعہ سے بیان کرکے جواب سُن لو۔ کبھی افلاطون کے وقت میں بھی یہہ عجائبات نہیں سُنے تھے جو اب دیکھنے میں آتے ہیں۔ غرض کہانتک ہم گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں کوئی ایک فائدہ ہووے تو بیان کیا جاوے یہاں تو لکھوکھا فائدے نظر آتے ہیں مگر کوئی اس فائدے پر یہہ اعتراض کرے کہ دولت کہانسے لاوے جو چھ حرفوں کا تو ایک روپیہ دینا پڑتا ہے تو یہہ اُسکی بے منصفی ہے۔ کیونکہ بغیر دولت کے تو کوئی کام ہو سکتا ہی نہیں +

پنجم۔ ڈاک کے ہونے سے بھی بڑے بڑے فائدے ہیں سو کوس کے فاصلہ پر دن بھر میں خط پہنچ جاتا ہے۔ جو کام روپیوں سے نکلتا تھا۔ وہ پیسوں میں سرانجام پاتا ہے اور جو کام نہایت دشوار تھا وہ سہل نظر آتا ہے +

ششم۔ مال وغیرہ ایک تھوڑا سا کرایہ ادا کرنے پر ہزار ہا کوس پہونچ جاتا ہے اور کسی طرحکا نقصان متصور نہیں۔ ایک دن کسی جگہہ لکھہ بھیجو دوسرے تیسرے روز لے لو برعکس زمانہ سابق کہ مال گاڑیوں میں روانہ ہوا کرتا تھا۔ اور بارش وغیرہ سے بالکل خراب ہو جاتا تھا اور چور وغیرہ لوٹ لے جاتے تھے اور پھر بھی مہینوں میں پہونچتا تھا +

ہفتم۔ اِس سلطنت میں جو ایک اور بڑے درجے کا فائدہ یاد آیا ہی وُہ بھی واجب البیان جان کے لکھتا ہوں اور وہ یہہ ہی کہ گورنمنٹ کی مہربانی سے جہاں دیکھو ہر ایک شہر قصبہ وغیرہ میں ہسپتال موجود ہیں جنہیں ہندو مسلمان دونوں طرح کے ملازم موجود ہیں۔ ہر ایک غریب و امیر دونوں کا علاج یکساں ہوتا ہی +

ہشتم۔ صفائی ہر شہر و قصبہ کی ایسی ہی کہ گویا آئینہ بنا دیا ہی۔ جس سے بیماریاں بہت کم ہوتی ہیں اور خلقت آرام سے بسر کرتی ہی +

از خیرخواہ ہندوستان

اخبارات ملکی وولایتی

کابل۔ صاحب انڈین پبلک لکھتے ہیں کہ امیر صاحب والئے کابل نے بہت سی اقوام افغانستان کو جمع کیا ہی۔ ہر قوم سے نہایت مہربانی سے پیش آتے ہیں اور خلعت دیتے ہیں وجہ اس مہربانی اور اجتماع اقوام کی یہہ ہی کہ مسلوی قومیں امیر صاحب کی مطیع ہوجائیں اور امیر صاحب اُن سے فائدہ اُٹھائیں اور نیز قاصد روس کو بھی ان اقوام کا دکھانا منظور ہی تاکہ معلوم ہوجاگے کہ افغانستان میں راستہ حاصل کرنا آسان امر نہیں ہی۔ افواہ ہی کہ امیر صاحب اپنے بیٹے محمد یعقوب خان کو رہا کردینگے کیونکہ تمام شاہی خاندان معہ والدہ عبداللہ جان اُن کی رہائی کے خواستگار ہیں امیر صاحب نے وعدہ رہائی اِس شرط پر کیا ہی کہ ولیعہد تخت عبداللہ جان ہو اور محمد یعقوب خان دستاویز مسند نشینی پر اپنی مہر کردیں +

ولایت طرابس الغرب سے نبرہ صندوق زر نقد کے براہ مالٹہ دار الخلافت روم کو آئے ہیں اور یہہ زر نقد ولایت مذکور کے محصول کی آمدنی کا ہی جو تحصیل ہوکر واسطے داخل ہونے خزانہ عامرہ کے آیا ہی +

فوجوں کی تبدیلی مدراس میل میں تحریر کرتے ہیں کہ دربنولا یوروپ کے پولیٹکل معاملات ایسے خوفناک اور نازک ہیں کہ ہندوستان سے لشکر لانے والے جہازوں کو جبرالٹہ اور مالٹہ میں رکا دینے کے لئے احکام حاصل کرنیکا حکم ہوا ہی تاکہ روس سے جنگ کرنیکی صورت پیش آوے تو اُس وقت میں گورنمنٹ حکم کریگی کہ ہندوستان سے افواج آتی ہیں اگر وہ لایق جنگ کے ہوں اِسطرف کو روانہ کیجاویں اور ماسوا اسکے ہندوستان جانے کے واسطے جو لشکر عنقریب جہاز سوار ہونے والا ہی اُسکو بھی جنگ پر جانیکا حکم کیا جاویگا +

کہتے ہیں کہ رجمنٹ ہائے مرقومہ ذیل دربنولا انگلستان کو روانہ ہوئی جاتی ہیں +

بنگالہ سے ۱۱ ہزارس اور بارہویں ولایتی پیدل رجمنٹ مدراس سے ینتالیس ولایتی پیدل رجمنٹ +

عدن سے ۶۷ ولایتی پیدل اور ۱۰۹ ولایتی پیدل انگلستان سے رجمنٹ ہائے مرقومہ الذیل باہر کو روانہ ہونے والی ہیں +

شہر ابن سکلین سے ۶۰ گورہ پیدل رجمنٹ +

شہر پرسش سے ۱۰۰ سی رسیجر س۔ اور شہر کلکنی سے ۱۰۰ گورہ رجمنٹ پیدل +

معلوم ہوا کہ ۱۱ ہزارس مذکورہ بالا جنگ کریمہ کی چار بہت بڑے معرکہ میں موجود تھے۔ ۱۲ ولایتی پیدل جنگ سرنگ پٹن اور نیوزیلینڈ میں تھے اور ۴۵ ولایتی پیدل السنہ ماکر مصروف جنگ تھی۔ اور ۶۵ ولایتی پیدل بایام غدر وسط ایشیا میں تھی۔ ۶۷ ولایتی پیدل واٹر لو کی لڑائی کے بعد کسی جنگ میں شریک نہیں رہی۔ ۱۰۰ سی رسیجرس نے انکاو انکرمیان اور سباسٹپول جنگوں میں رہکر نام کیا تھا۔ اور ایام بغاوت میں وسط ایشیا میں بھی ۱۰۰ ولایتی پیدل رجمنٹ کو ابھی تک کچھہ جنگ وغیرہ کا سابقہ نہیں پڑا +

حادثہ ریل۔ پانیر مطبوعہ ۳۰ اکتوبر میں لکھتے ہیں کہ ایک بڑا سانحہ اُس ٹرین پر گذرا ہی جو بمبئی سے الہ آباد میں داخل ہونیوالی تھی مفصل کیفیت یہہ ہی کہ جبل پور کے قریب چھہ گاڑیاں سڑک کی پٹڑی پر سے اُتر گئیں اور اِس صدمہ سے بہت آدمی زخمی ہوئے مگر خیر ہوئی کہ کوئی جان سے ہلاک نہیں ہوا +

تخفیف۔ محکمہ رشتہ تعلیم میں جو کچھہ گورنمنٹ ممالک مغربی نے کفایت شعاری کرنے میں کوشش کی ہی وہ بہت جلد ظہور پذیر ہونیوالی ہیں۔ بریلی کالج قطعی موقوف ہونیوالا ہی اور سبب اُسکا یہہ ہی کہ کالج میں تیس طلباء سے بھی کم ہیں اور گورنمنٹ کا خرچ تیس ہزار روپیہ سالانہ پڑتا ہی۔

نارمل اسکول میرٹھ بھی موقوف ہوجائے گا سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس کی اسامیاں بھی تخفیف میں آئنگی صرف ایک سب ڈپٹی ہر ایک ضلع میں رہیگا عورتوں کے نورمل اسکول بریلی اور بنارس میں بند ہوجاوینگے عورتوں کے مدرسوں میں خرچ موجودہ رقم میں سے ایک تہائی رہجاویگا انگلو ورنیکولر خیند سے کے مدرسوں میں مدد بالکل بند ہوجاویگی۔ اور ان مقاموں پر رہجاویگی جہاں گورنمنٹ سکول ہونگے امدادی سکولوں کے مینجروں کو اطلاع دیدی گئی ہی کہ امداد سالانہ بھی غالب ہی کہ بند ہوجاوے یہہ امداد بلاشک بند ہوجاویگی لیکن ہم

سنتے ہیں کہ اُن مقامات میں جہاں تعلیم کی نہایت ضرورت ہے وہ بجا ئینگی۔ مثلاً ہائی سکول الہ آباد اور شہر کے غریب یورپینوں اور یوریشینوں کے سکول بدستور قایم رہینگے اور علے ہذالقیاس اور شہروں کے سکول بھی اس درجہ کے بدستور قایم رہینگے یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لا کلاس الہ آباد بھی موقوف ہوجاویگا کیونکہ گورنمنٹ کا خرچ اس کلاس کے واسطے گیارہ ہزار روپیہ سالانہ پڑتا ہے اور صرف پانچ چھہ وکیل ہوکر نکلتے ہیں قانونی طلبا اگر گورنمنٹ سے امداد کے خواستگار ہوں تو اُن کو چاہیئے کہ کچھہ زیادہ خرچ میں شریک ہوں +

گومہ۔ ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب مقام گومہ ضلع کانگڑہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۷۶ء کو جناب نواب گورنر جنرل کشور ہند لارڈ لائٹن صاحب معہ لیڈی صاحبہ وجناب تھارنٹن صاحب بہادر پرایوٹ سکرٹری وجناب بارنی صاحب بہادر ملٹری سکرٹری وجناب برانڈرتھہ صاحب بہادر کمشنر قسمت جالندھر وراجہ وجی سین صاحب بہادر والی ریاست منڈی وجناب کارڈری صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع کانگڑہ وکرنیل رچرڈ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ پولیس بوقت ۴ بجے شام رونق افروز گومہ ہوئی جناب ایچ اے ٹرگر صاحب بہادر انسپکٹر منڈی ڈویزن نے سڑک ہائے گومہ آراستہ وپیراستہ کروا کر ۲۱ سوزنگ سے جو نمک میں کھدوائی گئی تھیں صاحب ممدوح کی سلامی کی سوزنگ بائی ایسی ترکیب سے نمک میں بھری ہوئی تھی کہ ایک بعد ایک چھوٹتی تھی اور آوازہ مثل آوازہ توپ کے نکلتا تھا بعدہ اُس ملازمان برٹش اور اہلکاران ریاست کا جو مودب موجود تھے سلام ہوا پھر جناب صاحب ممدوح نے انسپکٹر صاحب کے بنگلہ پر قریب آدہ گھنٹہ قیام فرما کر نمک اور کان کا ملاحظہ کیا اور کارگذاری جناب ٹرگر صاحب بہادر سے نہایت خوشنودی مزاج ظاہر فرمائی اور گریڑ دھوری نمک نکالنے والا م دکامیاں کو مبلغ صہ روپیہ عطا فرمائے +
کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اُسوقت کے جلسہ کا کچھہ بیان نہیں ہو سکتا +

فریب۔ مراد آباد کے پادری صاحب اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو لباس معتبر پہرے ہوا تھا اور آپ کو عیسی واس نواب میر خان بیٹا نواب نبی بخش خان خلف بہادر ولادر گنج نواح دہلی کا بیان کرتا تھا بہت روپیہ بریلی اور مراد آباد کے صاحب لوگوں سے بہ بہانہ ایک گرجا گھر بنانے کے اور ہیں وصول کرلیگیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایک رذیل آدمی اور بالکل دغاباز ہے +

انتخاب تار برقی

لنڈن۔ ۲۔ نومبر ۱۸۷۶ء۔ باب عالی نے روس کی درخواست التوائے جنگ قبول کی اور دستاویز پر سرویہ کی رضامندی سے دستخط ہوگئے +

لنڈن۔ ۳۔ نومبر ۱۸۷۶ء۔ معاہدہ عقد مدنہ پر دستخط کرنے سے پہلے ترک لوگ شہر دلیغراد کے مالک بن گئے اور انپر قبضہ کرلیا۔ بالفعل دو ماہ تک جنگ ملتوی رہیگا۔ سردست تو جانبین خاموش ہو بیٹھے +

لنڈن۔ ۴۔ نومبر ۱۸۷۶ء۔ مارکوئیس آف ہارٹنگٹن صاحب نے ایک سپیچ میں گورنمنٹ کی بعض کارروائیوں کے اصول سیاست پر اعتراض کیا مگر صاحب موصوف یہہ نہیں کہہ سکے کہ معاملہ ٹرکی کے باب میں گورنمنٹ کے عام اصول سیاست کو لوگ ناپسند کرتے ہیں +

پیرس۔ ۴۔ نومبر ۱۸۷۶ء مجلس ملکی کے اجلاس میں اثنائے سپیچ میں ڈیوک ڈیکیز صاحب نے معاملہ ٹرکی کی نسبت فرانس کے اصول سیاست کا ذکر کیا اور سابق اور آئندہ کے واسطے عدم دست اندازی کو پسند کیا اور صلح کے واسطے دلی آرزو ظاہر کی +

لنڈن۔ ۶۔ نومبر ۱۸۷۶ء۔ سفرائے دول یورپ قسطنطنیہ میں حد بندی کا معاملہ طے کر رہے ہیں +

امریکہ سے جو تار برقی کی خبریں آئی ہیں اُنکا اظہار ہے کہ وہاں امسال گیہوں کی فصل میں سالگذشتہ کی نسبت ۱۰ فیصدی کمی ہے +

لنڈن۔ ۷۔ نومبر ۱۸۷۶ء۔ دول معظمہ یورپ کی طرف سے ایک مجلس ہوئی مسئلہ شرقی کے باب میں پھر تحریک ہوئی +

برلن۔ ۷۔ نومبر ۱۸۷۶ء۔ بو صاحب نے جرمن کی مجلس ملکی میں ایک سپیچ کی اثنا میں بیان کیا کہ جرمن کا اصول سیاست صلح چاہنا اور معاملات ممالک غیر میں دست اندازی سے باز رہنا ہے +

لنڈن۔ ۸۔ نومبر ۱۸۷۶ء۔ اس امر کا تصفیہ ہوگیا کہ مسئلہ شرقی کے متعلق ایک مجلس وکلائے ممالک متحاربہ کی مقرر ہو +

انگلستان کی طرف سے جناب مارکوئیس آف سالسبری وکیل ہوکر جائینگے اور سر ہنری الیٹ صاحب اُن کے اسسٹنٹ ہوں گے۔ اسی طرح اور دول یورپ بھی اپنے اپنے وکیل بھیجینگے +

رنگون فی الحال رنگون میں ایک شخص نے اپنی ساس کو مار ڈالا اور بعد اسکے خودکشی کر لی +

قحط مدراس گورنمنٹ ہند نے بسبب قحط ملک مدراس کے شریک ہونا دربار دہلی میں نواب گورنر و دیگر حکام مدراس کا نامنظور فرمایا۔ ٤٠ ہزار آدمی کرنول میں عمارت کے کام پر لگائے گئے جن میں ٢٠ ہزار قریب کرنول کے ہیں غلہ ضرورت کے لائق نہیں آتا +

تصویر دربار دہلی سول و ملٹری گزٹ سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر وال پرنسپ صاحب آرائے مشہور تواریخی مصور کو سکرٹری آف اسٹیٹ نے اسواسطے مقرر کیا ہے کہ وہ شہنشاہی دربار دہلی کے نقشہ کی تصویر کھینچے اور اس کے صلہ میں مصور صاحب موصوف کو ..... پونڈ یعنے ایک لاکھ روپیہ ملیں گے +

قحط بلہاری مسموع ہوا ہے کہ بلہاری میں قریب ٢٥ ہزار اشخاص کو سرکار گورنمنٹ بذریعہ امدادی کاموں کے پرورش کیا کرتی ہے اور ان کی خبر لیتی ہے +

لودیانہ

بہ نسبت ہفتہ گذشتہ کے بیماری کا زور بہت کمی پر ہے البتہ بیرون جات میں کچھ زیادتی ہے سو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دو شفاخانہ دیہات میں جاری کرادئے ہیں +

١٠ نومبر سے امتحان مدارس وسطی کا باہتمام جناب مسٹر کرک پیٹرک صاحب بہادر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول ہوشیارپور کے ہو رہا ہے اور چند طلبہ کا امتحان انٹرنس بھی صاحب موصوف کی نگرانی میں ہوا +

امتحان کے وقت میں دو طالب علم آپس میں گفتگو کرتے تھے سو دونوں امتحان سے خارج کئے گئے +

غلہ باہر کو جانے لگا ہے اور کچھ گراں بھی ہو گیا ہے +

کیفیت اموات و صحت پنجاب

بابت اُس ہفتہ کے جو [illegible] کو ختم ہوا

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اس لئے رپوٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹ گئی ہے اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل اموات ہفتہ حال میں (٢٠٩٤٧) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (١٧٥٠٤) واقع ہوئی تھیں (١٩٤) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں (٢٣٠) واقع ہوئی تھیں اموات ہیضہ اضلاع پنجاب میں حسب تفصیل ذیل ہیں پشاور۔ سیالکوٹ۔ ہزارہ۔ ڈیرہ اسمعیل خان۔ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ امرتسر ضلع پشاور میں (٤٤) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں اُن میں سے (٤٣) پہلے مبتلا شدہ قصبہ پشاور میں واقع ہوئیں اور (١) نئے مبتلا شدہ جھونپڑے اُسی سنگ میں۔ ضلع سیالکوٹ میں اموات ہیضہ (٦) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں ان میں (١) نئی مبتلا شدہ جگہہ تھی جہاں صرف ایک موت درج رجسٹر ہوئی پہلے مبتلا شدہ قصبات سیالکوٹ ڈسکہ اور ستہراہ میں (١٤) (١٣) اور (٧) اموات اس مرض سے درج رجسٹر ہوئیں باقی جگہوں میں سے کسی میں (٢) اموات سے زیادہ نہیں ہوئیں ضلع گجرات میں اموات مرض ہیضہ سے چھ نئی اور (٣) پہلی مبتلا شدہ جگہوں میں ہوئیں (٦) اموات نئے مبتلا شدہ موضع سلیمان اور (٤) موضع ڈہرائی میں واقع ہوئیں باقی جگہوں میں سے کسی میں (٤) اموات سے زیادہ نہیں ہوئیں۔ ضلع ہزارہ میں اموات ہیضہ (٣) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے (٢) نئی مبتلا شدہ جگہہ تھیں۔ سب سے زیادہ نمبر موت کا اس بیماری سے جو اُن میں سے کسی جگہہ میں درج رجسٹر ہوا پانچ تھا یعنے پہلے مبتلا شدہ موضع اگرور میں۔ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان میں اموات ہیضہ (٨) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے (٤) نئی مبتلا شدہ جگہہ تھیں جہاں کل نمبر موت کا (٨) ہوا پہلے مبتلا شدہ مواضعات ٹانک و گرہی اسفور میں (٤) و (٣) اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ ضلع گوجرانوالہ میں اموات ہیضہ (٤) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے (٢) نئی مبتلا شدہ جگہہ تھیں یعنے جنڈیالہ و گوالہ جہاں (٤) اموات درج رجسٹر ہوئیں اور چھاجک اور ہیروک میں (٢) (٣)-(٢) اموات پہلے مبتلا شدہ قصبہ امین آباد میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ضلع جہلم میں اموات ہیضہ (٩) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں اُن میں سے (٤) نئی مبتلا شدہ جگہہ تھیں جہاں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی۔ (٢) اموات پہلے مبتلا شدہ قصبہ پنڈ دادنخان میں واقع ہوئیں پہلے مبتلا شدہ مواضعات کرم پراچہ اور پنڈیان میں جو ضلع راولپنڈی میں واقع ہیں (٣) اور (١) اموات درج رجسٹر ہوئیں اور نئے مبتلا شدہ موضع جٹووال میں جو ضلع امرتسر میں واقع ہے (١) موت درج رجسٹر ہوئی (٦٣) اموات مرض چیچک سے ہفتہ حال میں درج رجسٹر ہوئیں (٩٩) ہفتہ گزشتہ میں ہوئی تھیں نہایت کثرت اموات کی اضلاع ہوشیارپور۔ سیالکوٹ جالندھر۔ گورداسپورہ۔ امرتسر۔ انبالہ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ لودیانہ۔ اور فیروزپور میں بدستور چلی جاتی ہے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا